ترجمہ

# تاویل الاحادیث

(ادارہ)

## تاویلِ احادیث زکریاؑ، مریمؑ، یحییٰؑ اور عیسیٰ علیہم السلام

بی بی حنہ ایک بانجھ عورت تھی اور عمر رسیدہ ہو گئی تھی۔ اس نے ایک کبوتری کو اپنے بچوں کو دانہ کھلاتے ہوئے دیکھا تو اسے بھی بچے کا اشتیاق ہوا اور رو پڑی۔ پھر اللہ کے حضور میں عاجزی کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس مشاہدے اور ہمت میں برکت فرمائی اور اس کے بانجھ پن کو ختم کر دیا اور اس کی جوانی کو اس کی طرف لوٹا دیا۔ یہ اس طرح ہے جیسے اطباء کہا کرتے ہیں کہ حیوانات کو بحالت جفتی دیکھنے سے انسان کی نسلی قوتوں میں جان آجاتی ہے، اور اس طرح ایک نامرد بھی مرد بن جاتا ہے۔ بی بی حنہ نے بھی جب کبوتری کو اپنے بچوں کو دانہ کھلاتے ہوئے دیکھا تو اس کو بچہ یاد آگیا اور اس کی طرف اس کو پورا میلان اور شوق پیدا ہوا (اس کا یہ فائدہ ہوا کہ) اس کے نقصان کی اصلاح ہو گئی۔

پھر اس کے دل میں لڑکے کی رغبت پیدا ہوئی اور اس کی قوت متخیلہ، ارادے کی پختگی اور امید کی درستی نے بچے میں اثر کیا تو وہ برکت والی بی بی مریم ہو گئی جو مرد کا مزاج رکھتی تھی اور وہ بڑے لوگوں کی طرح طاقتور، کامل مزاج، صحیح فطرت اور نظافت کی مالک تھی۔ اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مردوں میں بہت سے لوگ کامل گزرے ہیں۔ حدیث کے آخر تک[1] اور وہ

[1] حدیث کا آخری حصّہ یہ ہے کہ عورتوں میں سوائے فرعون کی بیوی آسیہ اور عمران کی بیٹی مریم کے کوئی کامل نہیں ہوئی اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسی ثرید کی فضیلت دوسرے طعام پر۔ اس حدیث کو بخاری، مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابو موسیٰ رضؓ سے روایت کیا ہے۔

مردعورت تھی یعنی بظاہر وہ عورت تھیں لیکن اس میں مردوں جیسی صفات موجود تھیں ۔ یہ اس لئے تھا کہ اس کی ذات میں اللہ کی طرف توجہ اور اس سے امید باندھنے کی صفت پوشیدہ تھی اور اس پر اس کی ہمت مجتمع تھی یہاں تک کہ یہ ہمت اس کی قوت مصوّرہ میں نفوذ کر گئی تھی ۔جب حنہ کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی تو اللہ کے حضور میں اپنے شدید غم کا اظہار کیا، کیوں کہ (بیت المقدس میں) اللہ کی عبادت کے لئے صرف لڑکوں کو ہی رکھا جاتا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے حضرت مریم کو قبول کرلیا کیوں کہ وہ برکت والی اور مردانہ وار عورت تھی، خدا نے زکریا علیہ السّلام اور (بیت المقدس کے) دوسرے مجاوروں کے دل میں بی بی مریم کو قبول کرنے کی بات الہام فرمائی اگرچہ یہ بات ان کے دستور کے خلاف تھی ۔

بی بی مریم پر اللہ تعالیٰ کی عنایتوں میں سے ایک عنایت یہ تھی کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو ہی اس کا کفیل بنا دیا، کیوں کہ وہ نبی، عالم اور بی بی مریم پر شفیق تھے اور ان کی بیوی، حضرت مریم کی خالہ تھیں، اللہ تعالیٰ نے (بیت المقدس کے) خادموں اور عالموں کے دل میں یہ ڈال دیا کہ وہ حضرت مریم کو اپنے پاس رکھنے کے سلسلے میں نہر میں قرعہ ڈال کر فیصلہ کریں[1] اور ہر ایک یہ خیال کرتا تھا کہ اس کے نام پر قرعہ نکلے گا اور اس میں حضرت زکریا علیہ السلام کے لئے حق کے ظہور کی ایک تقریب تھی ۔

حضرت مریم پر اللہ کی دوسری عنایت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی نشانیوں کو ظاہر فرمایا اور کسی عنصری سبب کے سوا کلمہ "کن" کہنے سے اس کے لئے میوے پیدا کیے جس طرح جنت میں جنتیوں کے لئے پیدا کرے گا۔ زکریا علیہ السلام، اللہ کے عارف اور مخلوق میں اس کی سنت کو جاننے والے تھے، انہوں نے ان دنوں میں روحانی قوتوں کے عجیب ظہور کو معلوم کیا تھا اور اس کو بھی جان گئے تھے کہ آج تکوین کسی عنصری سبب پر موقوف نہیں ہے جس طرح آدم علیہ السلام کی پیدائش کے دنوں میں تھا، تب انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بیٹے کے لئے دُعا کی کہ وہ زکریا علیہ السلام کے بعد ان کا جانشین ہو، اس کے علم کو قائم رکھے، لوگوں کو اللہ کی عبادت کی طرف بلائے، کیوں کہ ان کو اپنے چچازاد بھائیوں سے یہ ڈر تھا کہ وہ اس دنیا کی عزت اور آبرو کو اختیار کریں گے تو وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ تب حضرت زکریا علیہ السلام نے کمال

---

[1] یہ قصہ قرآن مجید کی سورۃ آل عمران، ۳۷ – ۴۱ آیات میں آیا ہے ۔

رغبت سے دعا کی، اللہ تعالیٰ نے اس کی دُعا کو قبول فرمایا اور ان کو جوان کر دیا اور اس کی بیوی کی نازادگی کو دور کیا تو حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے جو حکیم اور اللہ کی طرف متوجہ رہتے تھے اور عورتوں سے دور رہتے تھے، اس کی یہ وجہ ہے کہ ہر وہ شئے جس کے موجود ہونے میں ارضی اسباب کو کم دخل ہوتا ہے اس میں حیوانی اخلاق کے لحاظ سے ضعف پایا جاتا ہے اور وہ دنیا کے منافع سے محروم ہوتا ہے اگرچہ وہ الٰہی عبادات کے لحاظ سے کتنا ہی برکت والا کیوں نہ ہو۔ حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا زہد اور گمنامی کو دوست رکھنا اور ریاسات سے منہ پھیرنا اور پناہ مانگنا بھی اسی قسم سے ہے کیونکہ انسانی کمالات نفس میں اس قدر ظاہر ہوتے ہیں، جس قدر روح اپنی جبلت کے لحاظ سے ان کے لئے آمادہ ہو۔ کوئی انسان ذکی ہوتا ہے، ان کا کمال حکمت اور علم کی پختگی ہے۔ اور کچھ انسانوں میں عدالت اور سیاست روانی کی استعداد ہوتی ہے تب وہ اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو اللہ ان کو حکومت عطا کرتا ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے ان کے بشرّ بیٹے کے ساتھ بیوی کے حاملہ ہونے کی نشانی طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ وحی کی کہ تین دن تک کسی سے کوئی بات نہ کریں[۱]۔ یہ اس لئے ہوا کہ جب حق کی عنایت اور ملاء اعلیٰ کی ہمتیں عالم ناسوت میں آتی ہیں اور اس کی طرف متوجہ ہوتی ہیں تو اُس وقت ایک ملکی ہیئت نے اس کے نفس کو گھیر لیا تب وہ کسی مخفی اشارے کے بسوا کسی سے بات نہ کر سکے۔

پھر حضرت مریم کو اس جگہ روحانی قوتوں کے ساری وجاری ہونے کے زمانے میں ماہواری کے دن آئے، جب ان سے پاک ہوئیں تو لوگوں سے دور ایک الگ مکان میں غسل کرنے کے لئے گئیں اور پردہ ڈال کر کپڑے اتارے، اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک کامل خلقت جوان کی صورت میں جبرئیل کو بھیجا جو جوانی اور خوبصورتی سے بھرا ہوا تھا۔ حضرت مریم نے ان کو دیکھا اور وہ خود بھی جوان اور قوی مزاج والی تھیں[۲]، ان کو اپنے نفس پر فساد کا ڈر لاحق ہوا اور دل سے اللہ کے حضور میں دُعا کی کہ ان کی عصمت پر کوئی حرف نہ آئے۔ پھر اس کو ایک عجیب حالت پیش آئی

---

[۱] یہ قصہ سورۂ آل عمران کی آیت ۴۴ میں ہے۔ [۲] یہ قصہ قرآن مجید کی سورۂ مریم کی آیت ۱۶ سے ۳۴ تک آیا ہے۔

طبیعت میں قوائے نسلیہ کا ہیجان ہوا اور اس سے وہ (لذت کی) کیفیت پیدا ہوئی جو جماع کے وقت ہوتی ہے۔ جیسے کبھی کسی کو نظر کرنے سے انزال ہوجاتا ہے اور نفس کو اللہ تعالیٰ سے التجا تھی اور اسی کے ساتھ تمسک تھا یہاں تک کہ وہ غیب سے فائض ہونے والی پاک دامنی کی حالت سے مالا مال ہوگئیں۔ صورتِ انسانیہ کی یہ حالت تھی کہ جبرئیل کے اختلاط سے عنقریب ظاہر ہونے والی تھی۔

جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان سے یہ کہا کہ میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ دے جاؤں تجھ کو ایک ستھرا لڑکا[1] تو حضرت مریم خوش وخورم اور مانوس ہوگئیں اور حضرت جبرئیل نے جب ان کے اس حال کو دیکھا تو ان کے ستر میں پھونک لگا دی، اس پھونک سے اس میں تاثر ہوا اور اور وہ منزل ہوگئیں، حضرت مریم کے نطفے میں مرد کے نطفے جیسی قوت تھی، اس لئے وہ حاملہ ہوگئیں۔ اور جو بات سیدہ مریم میں تھی وہ سب اس بچے میں آگئی مثلاً اللہ سے تمسک کرنا، اسی کی طرف التجاء کرنا، اور ملکی ہیئت سے خوش وخورم ہونا، کیوں کہ حضرت مریم کی حالت اس کے نفس کی ہر قوتِ مصورہ اور مولدہ تک میں سرایت کرگئی تھی اور بات وہ ہے جو اطباء کہتے ہیں کہ جو شخص چاہے کہ اس کو لڑکا پیدا ہو تو جماع کے وقت لڑکے کا تصور کرے۔ حضرت جبرئیل کی پھونک سے اس لڑکے میں عالم مثال کا حکم اور رُوح کے خواص آگئے تھے، کیونکہ صورت بننے کا سبب وہی تھا اس سے حضرت مسیح کی جبلت میں جبرئیلؑ کے مشابہ ایک راسخ ملکہ پیدا ہوا اور حضرت مسیح کی روح القدس کے ساتھ تائید کا یہی مقصد ہے۔

جب حضرت مریم کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی نشانیاں ظاہر کیں، ان میں سے ایک نشانی یہ تھی کہ ملائکہ نے اسے آواز دی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مریم کے لڑکے کو کمالات عطا کرے گا اور سیدہ مریم نے اپنے بیٹے کے حالات اور سب کمالات اجمالی طور پر جان لیے۔ لڑکپن، جوانی اور پیری کے۔

(مسلسل)

---

[1] سورۂ مریم، آیت ۱۹۔